قصص الانبیاء علیہم السلام

ابو ثوبان سید محمد اسد اللہ اسد

الحافظ عماد الدین محمد بن اسماعیل

المعروف

امام ابن کثیر

مترجم

شبیر برادرز

۴۰ اردو بازار لاہور

قصص الانبیاء علیہم السلام

شیخ الاسلام الامام الحافظ عماد الدین محمد بن اسماعیل رحمہ اللہ تعالیٰ

المعروف

امام ابنِ کثیر

مترجم

ابوثوبان سیّد محمد اسد اللہ اسد

(فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور)

ناشر:

شبیر برادرز

۴۰- اردو بازار لاہور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

نام کتاب	--------	قصص الانبیاء (علیہم السلام)
تصنیف	--------	امام ابن کثیر الحافظ عماد الدین بن اسماعیل رحمہ اللہ تعالیٰ
ترجمہ	--------	ابوثوبان سید محمد اسد اللہ اسد (فاضل جامعہ نظامیہ رضویہ' لاہور)
تصحیح	--------	مولانا محبوب احمد چشتی (مدرس جامعہ نعیمیہ گڑھی شاہو)
کمپوزنگ	--------	words maker Lhr.
ناشر	--------	
طباعت	--------	شوال المکرم ۱۴۲۴ھ/ مطابق دسمبر ۲۰۰۳ء
طابع	--------	اشتیاق احمد مشتاق پرنٹرز لاہور
ضخامت	--------	688
قیمت	--------	300 روپے

ملنے کے پتے

ادارہ پیغام القرآن 40 اُردو بازار لاہور

مکتبہ اشرفیہ مریدکے (ضلع شیخوپورہ)

میرے رب کے فرستادہ فرشتوں کے راستہ سے ہٹ جاؤ پھر فرشتوں نے روح قبض کی، غسل دیا، تجہیز و تکفین کی، خوشبو لگائی ان کے لئے لحد کھودی اور ان پر نماز جنازہ ادا کی پھر انہیں قبر میں دفن کیا اور ان پر مٹی ڈال دی فرشتوں نے کہا اے ابوالبشر کے بیٹو! یہ تمہارا طریقہ تدفین و تکفین ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتوں نے حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ میں چار تکبیریں پڑھی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خاتون جنت رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر چار تکبیریں کہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر چار اور حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نماز جنازہ میں چار چار تکبیریں کہیں۔

مدفن ابوالبشر علیہ السلام

حضرت آدم علیہ السلام کے مدفن میں اختلاف ہے، مشہور یہی ہے کہ ہندوستان میں جس پہاڑ پر حضرت آدم علیہ السلام کا ورود ہوا تھا اس کے قریب ہی آپ کی مرقد مبارک ہے یہ بھی کہا گیا ہے کہ مکۃ المکرّمہ میں جبل ابوقبیس کے پاس ہے۔

ابن جریر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کی قوم پر عذاب طوفان آیا تو آپ علیہ السلام نے حضرت آدم وحوا علیہما السلام کے تابوت کو اٹھا کر بیت المقدس میں دفن فرما دیا تھا۔

ابن عساکر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بعض حضرات سے روایت کیا ہے آپ کا سر انور مسجد ابراہیم میں ہے اور پاؤں مبارک بیت المقدس کی چٹان کے پاس ہے حضرت آدم علیہ السلام کے وصال کے ایک سال بعد حضرت حوا علیہا السلام بھی اس دار فانی سے کوچ فرما گئی تھیں۔

زیست ابوالبشر علیہ السلام

حضرت آدم علیہ السلام کی عمر مبارک کی مقدار میں اختلاف ہے اس سے قبل حضرت ابن عباس اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مرفوعاً گزر چکا کہ آپ کی عمر مبارک لوح محفوظ میں ایک سو سال لکھ دی گئی تھی۔

یہ بات اس کے معارض نہیں ہو سکتی کہ تورات میں مذکور ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نو سو تیس سال زندہ رہے کیونکہ اہل کتاب کا قول مطعون و مردود ہے اس لئے کہ انہوں نے تورات میں تحریف کر دی ہے اور یہ مختلف ہے اس سے جو محفوظ کتاب مبین ہمارے پاس ہیں۔

اگر بالفرض تورات میں مذکور قول کو محفوظ اور قابل یقین مان بھی لیا جائے تو دونوں صورتوں میں موافقت یوں ممکن ہے کہ نو سو تیس سال سے مراد حضرت آدم علیہ السلام کی وہ زندگی ہے جو انہوں نے زمین پہ تشریف لانے کے بعد بسر کی اور وہ نو سو تیس سال شمسی ہوں گے اور قمری نو سو ستاون سال ہوں گے اور اگر اس میں تنتالیس سال اور ملا دیئے جائیں جو کہ آپ نے جنت میں گزارے تھے جیسا کہ ابن جریر وغیرہ نے ذکر کیا ہے تو اس طرح ہزار سال مکمل ہو جاتے ہیں۔

عطا خراسانی فرماتے ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وصال پر مخلوق خدا سات دن تک گریہ کناں رہی

ذمہ داریوں کے نگہبان

حضرت آدم علیہ السلام کے وصال کے بعد معاملات کے نگہبان آپ کے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام ہوئے ابن حبان کی ایک

اہل کتاب کہتے ہیں کہ آپ نے اپنے بیٹوں کو علیحدہ علیحدہ وصیت فرمائی تھی اور جو معاملات انہیں درپیش ہوں گے اس کی انہیں خبر دی اور یہوذا بیٹے کو خوشخبری دی کہ تمہاری نسل سے ایک عظیم نبی پیدا ہوگا قبائل جس کی اطاعت کریں گے اور وہ عیسیٰ ابن مریم علیہما الصلوات ہیں۔

اہل کتاب نے ذکر کیا ہے کہ جب حضرت یعقوب علیہ السلام کا وصال ہوا تو اہل مصر ستر دن تک گریہ کناں رہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اطباء کو حکم دیا۔ انہوں نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے جسم کو خوشبو سے معطر کیا اور چالیس دن تک اسی حالت میں رہے۔ پھر حضرت یوسف علیہ السلام نے شاہ مصر سے اجازت لی تاکہ انہیں دفن کرنے کے لیے اپنے آباء کے پہلو میں لے جائیں۔ آپ کے ساتھ اکابرین مصر اور معززین تھے جب حبرون پہنچے تو وہ مقام جہاں پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عفرون بن ضحر الحیثی سے قطعہ اراضی خریدا تھا وہاں اپنے والد گرامی کو دفن فرمایا اور سات دن تک وہاں تعزیت کی جاتی رہی۔ پھر سب اپنے اپنے شہروں کی طرف واپس پلٹ گئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی اپنے بھائی یوسف علیہ السلام سے اپنے والد گرامی کے لیے تعزیت کرتے تھے اب ان کے دلوں میں یوسف علیہ السلام کے لیے بڑا نرم گوشہ پیدا ہوگیا تھا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے بھی ان کی تعظیم وتکریم کی اور مصر میں قیام کے لیے انہیں بہتر رہائشیں دیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کا وصال و وصیت:

جب حضرت یوسف علیہ السلام کا وقت وصال قریب آیا تو آپ نے بھی وصیت فرمائی کہ جب وہ مصر سے جائیں تو انہیں بھی اپنے ساتھ لے جائیں اور آباء واجداد کے پہلو میں دفن کریں۔ آپ کے وصال پر آپ کی نعش کو خوشبو وغیرہ لگا کر تابوت میں رکھا اور پھر عارضی طور پر مصر میں دفن کردیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب مصر سے تشریف لے گئے تو یوسف علیہ السلام کے تابوت کو بھی انہوں نے ساتھ لیا اور ان کی وصیت کے مطابق انہیں آپ کے آباء کے پاس دفن فرمادیا۔ (عنقریب مفصل ذکر آرہا ہے)

عمر مبارک

وصال کے وقت حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر مبارک ایک سو دس سال تھی۔ ابن کثیر علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اہل کتاب کی صراحت میں نے یہی دیکھی ہے اور ابن جریر علیہ الرحمۃ نے حکایت کیا ہے کہ مبارک بن فضالہ حضرت حسن بصری علیہ الرحمۃ سے روایت کرتے ہیں جب یوسف علیہ السلام کو کنوے میں ڈالا گیا اس وقت آپ کی عمر سترہ سال تھی۔ اسی سال اپنے والد گرامی سے جدا رہے' والد گرامی سے ملاقات کے بعد تیئس سال آپ زندہ رہے اس طرح وصال کے وقت آپ کی عمر مبارک ایک سو بیس سال تھی۔

بعض مفسرین کی رائے ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی یہوذا کو وصیت فرمائی تھی۔ (صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ وَسَلَامُهٗ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆